

ہے، جس پر عمل کسی زمانے میں ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہو اور اس کا ہمیشہ اس طرح ازالہ کیا گیا ہو نہ اس پر کسی حالت میں عمل پیرا ہونا جائز نہ ہو۔ اور اب قرآن مجید میں محض تیرکا تلاوت میں ہو۔

رسالہ ”قرآن حکم“ جلد ہے۔ قیمت دو روپے

## تفسیر المعودتین } قرآن مجید کی آخری دو سورتوں سورۃ الف

سورۃ الناس کی تفسیر پر یہ عربی رسالہ مش

اصل تفسیر فارسی میں تھی جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم مؤسس دارالعلوم دیوبند کا ایک مختصر اسرار قرآنی کے نام سے ہے جس میں ان کے متعدد مکتوب ہیں۔ ان میں سے مکتوب استعاذہ اور المعودتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے بارے میں ہے۔ اس فارسی مکتوب کا ترجمہ مولانا کیرانوی فاضل دارالعلوم دیوبند نے عربی میں کیا ہے۔ مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند نے اسے شائع کیا ہے۔

تفسیر کا اصل متن ۲۴ صفحات میں آگیا ہے۔ شروع میں ”کلمۃ التعلیف“ کے نام مولانا محوطیب صاحب مدیر دارالعلوم دیوبند کا مقدمہ ہے، جس میں موصوف نے مطلقاً کے مختصر حالات زندگی دئے ہیں۔ اور فلسفہ قاسمیہ کا تعارف کر لیا ہے۔ مولانا طیب صاحب لکھتے ہیں:-

”فلسفہ قاسمیہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ مسائل اساسی سے متعلق ہے، جس پر کہ ”فلسفہ قاسمیہ“ نام ہے۔ دوسرے حصے کا موضوع مسائل فنیہ سے ہے، جن کا ایک لحاظ سے عقیدہ اسلامی سے تعلق ہے، اور ایک لحاظ سے انسانی اعمال سے بھی، ان کے عمومی و اصولی معنوں میں۔ اور فلسفہ قاسمیہ کے تیسرے حصے کا مدلول فروعی و اجتہادی مسائل ہیں۔ یعنی مولانا محمد قاسم نے علوم کے ان سب شعبوں پر بحثیں کی ہیں۔ اور اس اعتبار

سے مولانا طیب صاحب کے الفاظ میں "فلسفہ قاسمیر ذوقی وجدانی، نقلی،

عقلی، استدلالی، استنباطی اور علوم کی سب فروغ پر حاوی ہے"

مولانا طیب کے نزدیک مولانا محمد قاسم کا خصوصی امتیاز یہ ہے کہ اس دور میں جب تجربہ و مشاہدہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور مسائل دینی کو بھی طبعی اور فلسفی انداز میں پیش کرنے کا عام رجحان ہے۔ مولانا محمد قاسم نے قرآنی حقائق کو زندہ دلائل (الشواہد الحقیقہ) کے ذریعہ پیش کیا۔ اس سلسلے میں مولانا طیب نے مولانا سندھی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی فقیہ اسلام تھے اور مولانا محمد قاسم حکیم الاسلام۔

مقدمہ میں مولانا طیب نے بتایا ہے کہ مجلس معارف القرآن مولانا محمد قاسم کی تمام تصنیفات شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز وہ ان میں سے اہم کتابوں کو عربی اور انگریزی میں بھی ترجمہ چلائے گی۔ چنانچہ المعوذتین کی تفسیر اسی سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ ہم دارالعلوم دیوبند کے اس عزم کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور اب تک مجلس معارف القرآن کی طرف سے اس ضمن میں جو کچھ شائع ہوا ہے، اسے قابل قدر اور مفید سمجھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اس مجلس کے سزائم میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے اور اُسے توفیق دے کہ وہ اس سلسلے کو جاری رکھے۔

دارالعلوم دیوبند نے حدیث، فقہ اور دوسرے علوم نقلیہ اور ایک حد تک علوم عقلیہ کی نشر و اشاعت میں جلیل القدر خدمات انجام دی ہیں۔ اور دارالعلوم کا یہ احسان تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی اور جیسا کہ مولانا محمد طیب نے لکھا ہے، یہ دور تجارب، مشاہدات اور اکتشافات طبعی کا ہے۔ اور اس میں پیدا ہونے والے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکیمانہ اسلوب کی ضرورت ہے جو ہمیں حضرت مولانا محمد قاسم کی کتابوں میں ملتا ہے۔

آج ضرورت ہے کہ ہر دیوبندی طالب علم کم سے کم حکمتِ قاسمیہ یا دوسرے نظموں میں فلسفہ قاسمیر سے بہرہ ور ہو۔ اور اس راستے سے وہ ولی اللہی حکمت تک پہنچے۔ اور ان دونوں سے لیں ہو کہ وہ آج کی دنیا، اُس کے مسائل اور اُس کے علوم

سے تعلق پیدا کرے۔ اس دور میں اسلام کی حفاظت اور اُسے دوسروں تک پہنچانے کی صرف یہی ایک کامیاب اور مفید راہ ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ دارالعلوم دیوبند کے وجود کی افادیت کی صرف یہی ایک صورت ممکن ہے، تو بالکل حقیقت واقعی ہوگی جہاں تک موزتین کی تفسیر کا تعلق ہے، مولانا محمد قاسم نے اس پر حکیمانہ طریقہ سے بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دوسروں میں چند چیزوں سے جو پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے، تو اس سے کیا مراد ہے۔

زیر نظر رسالہ کلاسیکی اسلوب بڑا رواں ہے، اور اس میں تکلف اور تجملک جہیز رسالہ غیر مجلد ہے۔ صفحات ۵۲ ہیں۔ اور قیمت ایک روپیہ ہے۔

## دینی دعوت کے قرآنی اصول

از مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

بقولِ فاضلِ مصنف گو یہ کتاب آج سے پچیس برس پہلے مرتب ہوئی تھی، لیکن اب کافی رد و بدل اور معتدبہ اضافوں کے ساتھ اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے ہندوستان میں آج مسلمانوں کو جن حالات سے سامنا کرنا پڑتا رہا ہے، تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں انہیں پیش نظر رکھا گیا ہے۔

مولانا فرماتے ہیں:- اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں کے آج کے عہدِ مقہوریت کے لئے مکہ کی زندگی اُسوہ رسول ہے اور اس کا تقاضا ماریں کھا کر صبر و تحمل سے کام لینا ہے، تو غلط بھی ہے اور طفلِ تسلی سے زیادہ نہیں۔۔۔“

اس کے بجائے مولانا موصوف کے الفاظ میں ”یہ مکہ کی زندگی اُسی وقت بن سکتی ہے کہ جب یہ مار کھانا اور پٹیا جانا کوئی مضبوط اور پائیدار نصب العین لئے ہوئے ہو۔۔۔ اس نصب العین کے تحت قوم اگر زندہ رہتی ہے تو اس سے زیادہ دعوت کی زندگی دوسری نہیں ہو سکتی۔“ اس کی زندگی میں اسلام کی دعوت دوسروں کو کس طرح دی جائے یہ کتاب اس سوال کا جواب ہے، جو مشکل ہے قرآن مجید کی آیت ”ادْعُ إِلَى سَبِيلِ